السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

سترے کے بارے میں کیا حکم ہے اوراس کی مقدار کتنی ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

نمازمیں سترہ سنت موکدہ ہے، البتہ امام کے سترہ پراکتفا کی وجہ سے مقتدی کےلیے سترہ اختیار کرنا مسنون نہیں ہے۔ اس کی مقدار کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا توآپ نے فرمایا:

(مِثْلَ مُؤْخِرَةِ الرَّحْلِ» (صحیح مسلم، الصلاة، باب سترة المصلی...ح: ۵۹۹»

’’کجاوے کے پچھلے حصے کی طرح ہو۔‘‘

لیکن یہ اس کی زیادہ سے زیادہ مقدار ہے جب کہ اس سے کم تر مقدار بھی جائز ہے کیونکہ دوسری حدیث میں آیا ہے:

(إذا صَلَّى اَحَدُكُمْ فَلْيَسْتَتِرْ لِصَلَاتِهِ وَلَوْ بِسَهْمٍ» (مسند احمد، ح: ۳/۴۰۴ و صحیح ابن خزیمة، سترة المصلی، ح: ۸۱۱»

’’جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے توسترہ اختیار کرے، خواہ وہ تیر کے بقدر ہو۔‘‘

ایک اور حدیث میں ہے جسے امام ابوداوٗد رحمہ اللہ نے سند حسن کے ساتھ روایت کیا ہے:

(أن من لَمْ يَجِدْ فَلْيَخُطَّ خَطًّا» (سنن ابی داود، الصلاۃ، باب الخط اذالم یجد عصا، ح: ۶۸۹ وسنن ابن ماجہ، اقامة الصلوات، باب مایستر المصلی، ح: ۹۴۳ واللفظ لہ و صحیح ابن خزیمة، سترة المصلی: ۲/۱۲، ۸۱۱»

’’اگراسے کوئی چیز نہ ملے توکم اَزکم لکیر ہی کھینچ لے۔‘‘

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے ’’بلوغ المرام‘‘ میں لکھا ہے کہ جس کسینے اس حدیث کو مضطرب قرار دیا ہے، اس کی بات درست نہیں ہے کیونکہ اس حدیث میں کوئی ایسی علت نہیں جس کی وجہ سے اسے رد کردیا جائے، لہٰذا ہم یہ کہتے ہیں کہ سترہ کی کم سے کم مقدار لکیر اور زیادہ سے زیادہ یہ ہے کہ وہ کجاوے کے پچھلے حصے کے برابر ہو۔

ھذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ ارکان اسلام

عقائد کے مسائل: صفحہ291

محدث فتویٰ